جلد ۲۹ | ۴ ماہ ہجرت ۱۳۲۰ ہش | ۶ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ | ۴ مئی سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۰۰

انسان کی ہدایت کے لئے دُنیا میں عبرت کے سامان

دُنیا میں انقلابات لازمی ہیں۔ خدائے واحد کی ذات کے سوا دُنیا کی کسی چیز کو قرار نہیں۔ اور در اصل یہی انقلاب ہیں جو انسان کو خدا تعالےٰ کے قادرِ مطلق ہونے کی طرف متوجہ کرتے۔ اور مادی طاقتوں کی بے ثباتی اور بے چارگی واضح کر کے اس کے لئے عبرت کے سامان مہیا کرتے ہیں۔ مگر افسوس کہ دُنیا ان سے کماحقہٗ فائدہ حاصل نہیں کرتی۔ اور ان کی غرض و غائت سمجھ کر اپنی اصلاح اور بہبودی کی طرف متوجہ نہیں ہوتی۔

موجودہ زمانہ میں تو خصوصیت کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے عبرت کے سامان بکثرت جمع کر دیئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اپنی ایک نظم میں اللہ تعالےٰ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔ ؎

ہاتھ میں تیرے ہے ہر خسران و نفع و عسر و یسر
تو ہی کرتا ہے کسی کو بے نوا یا بختیار
جس کو چاہے تختِ شاہی پر بٹھا دیتا ہے تو
جس کو چاہے تخت سے نیچے گرا دے کر کے خوار
فانیوں کی جاہ و حشمت پر بلا آوے ہزار
سلطنت تیری ہے جو رہتی ہے دائم برقرار
عزت و ذلت یہ تیرے حکم پر موقوف ہے
تیرے فرماں سے خزاں آتی ہے اور بادِ بہار

اگر گذشتہ چند سال کی تاریخ پر نظر کی جائے۔ تو ایسے ایسے انقلاب نظر آتے ہیں۔ کہ عام لوگوں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ بڑے بڑے بادشاہوں کو تاج و تخت سے محروم ہو کر غریب الوطنی میں زندگی بسر کرنے پر مجبور پاتے ہیں۔

گذشتہ جنگِ عظیم کے بعد جرمنی کے قیصر ولیم کو تاج و تخت چھوڑ کر بلکہ اپنے وطن کو بھی خیرباد کہہ کر ہالینڈ میں سکونت اختیار کرنا پڑی۔ زارِ روس کا جو حال زار ہوا۔ اس پر ابھی تک عبرت آنسو بہا رہی ہے۔ سپین کے شاہ الفانسو کو ملک سے نکال دیا گیا۔ جس کی تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ روم میں موت واقع ہوئی ہے۔ افغانستان کے امان اللہ خان جو غازی کہلاتے تھے۔ اور جن سے ہندوستان کے بعض مسلمانوں نے بہت سی بے جا توقعات وابستہ کر رکھی تھیں۔ ایک معمولی ڈاکو سے شکست کھا کر خود تو بھاگ گئے۔ لیکن اپنے تمام خاندان کو عبرتناک انجام کے لئے حملہ آور کے حوالے کر گئے۔ یہی حال ان کے بھائی عنایت اللہ خان کا ہوا۔ ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ کہ البانیہ کے ہر دلعزیز بادشاہ احمد زوغو کو بھی یہی دن دیکھنا نصیب ہوا۔ اور وہ بھی اٹلی کی یلغار کے نتیجہ میں ملک چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ اٹلی کی دست درازی اور ظلم و ستم کے نتیجہ میں حبشہ کے ہیل سلاسی کو بھی تخت و تاج اور وطن چھوڑ کر انگلستان میں آنا پڑا۔ اور اب اس جنگ کے سلسلہ میں برطانی فوجیں بہت سی قربانیاں کر کے اس کے لئے اس کا ملک دوبارہ حاصل کر رہی ہیں۔

یہ تو ہیں گذشتہ کچھ عرصہ کی باتیں۔ اب دیکھئے۔ موجودہ جنگ کے نتیجہ میں کیا کیا انقلابات برپا ہوئے ہیں۔ ناروے کے بادشاہ کو ملک چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ ڈنمارک کے بادشاہ کو نازی نظام کے سامنے جھکنا پڑا۔ ہالینڈ کی ہر دلعزیز ملکہ آج انگلستان میں بیٹھی ہیں۔ اس کے بعد بلجیم کے بادشاہ کی باری آئی۔ اور اسے بھی حکومت و بادشاہت سے ہاتھ دھونے پڑے۔ رومانیہ کے بادشاہ کو چھپ کر رات کے وقت اپنا ملک چھوڑنا پڑا۔ اور اب سب کے بعد یوگوسلاویہ کے کنگ پیٹر اور یونان کے شاہ جارج کو بھی اسی راستہ سے گزرنا پڑا۔ یہ انقلاب بادشاہوں تک ہی محدود نہیں۔ امراء و روساء بھی بہت بُری طرح اس سے متاثر ہو رہے ہیں۔ فرانس کے سابق وزراء کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ جو ترنگ چند روز قبل سیاہ و سفید کے مالک تھے۔ انہیں عدالتوں میں مجرموں کی حیثیت سے گھسیٹا گیا۔ اور قید خانوں میں ڈالا گیا۔ بڑے بڑے امراء و تاجر نانِ شبینہ کے محتاج ہو چکے ہیں۔ بڑے بڑے کارخانہ دار اور صناع اپنے کاروبار کھو چکے ہیں۔ بڑی بڑی جائدادیں رکھنے والے آج مفلس و قلاش ہو چکے ہیں۔

غرضیکہ گذشتہ چند سالہ تاریخِ عالم انقلابات سے پُر ہے۔ اور اس کا ہر ورق انسان کے لئے درسِ عبرت۔ اس کے ایک ایک واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دُنیا میں کسی چیز کو ثبات نہیں۔ کسی طاقت کو قرار نہیں۔ کوئی ایسی چیز نہیں جس پر ہر حالت میں تکیہ کیا جا سکے۔ اور کوئی ایسی طاقت نہیں۔ جو انسان کو خطرات نقصانات اور مضرات سے یقینی طور پر بچا سکے۔ انسان ہر قسم کے سامان اور طاقتیں رکھنے کے باوجود عاجز کا عاجز ہے۔ اور اس کا آخری اور حقیقی ملجا و ماویٰ خدائے پاک کی ذات ہی ہے۔ اور اسی سے لو لگا کر اور اپنے آپ کو اسی کی حفاظت میں دے کر انسان ہر قسم کے خطرات اور نقصانات سے بچ سکتا ہے۔ اور در اصل انقلاباتِ عالم کی یہی علتِ غائی ہے۔ کہ انسان اس حقیقت کو سمجھ سکے۔ مگر افسوس کہ مادیات کا اثر اس قدر غالب اور گہرا ہے۔ کہ قدرت کے ایسے شدید جھنجھوڑنے کے باوجود اکثر انسانوں کی آنکھیں نہیں کھلتیں اور غفلت کے پردے چاک نہیں ہوتے۔ یہی خواب اور یہی غفلت ہی تو ہے۔ جو دُنیا پر مصائب و مشکلات کو ہر روز شدید سے شدید تر کرتی جا رہی ہے۔ اور یہ سلسلہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں

کنجیجی یکم مئی ۱۹۴۱ء۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے حسب ذیل تار بنام "الفضل" ارسال کیا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے ترقی کر رہی ہے۔ بواسیر اور انتڑیوں میں سوزش کی تکلیف میں بہت کمی ہے۔ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضور کے بچے بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیریت ہیں ٭

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ ہجرت ۱۳۲۰ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا کی طبیعت آج سردرد کی وجہ سے قدرے علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا کریں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے ٭

آج خطبہ جمعہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھا ٭

قادیان اور بٹالہ کے درمیان ایک اور گاڑی چلے گی

یہ خبر خوشی کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ محکمہ ریلوے نے ان لوگوں کی سہولت کے لئے جو صبح سویرے کی گاڑی پر سوار نہیں ہو سکتے۔ یا جنہیں بٹالہ یا گورداسپور مقدمات کی پیروی کے لئے جانا ہوتا ہے۔ اور صبح سویرے کی گاڑی سے نہیں جاتے۔ ۷ رمئی سے ایک اور گاڑی چلانے کا انتظام کیا ہے۔ چنانچہ سٹیشن ماسٹر صاحب قادیان نے اطلاع دی ہے۔ کہ یہ گاڑی سات بجکر پینتیس ۳۵ منٹ پر بٹالہ سے روانہ ہوگی۔ اور وڈالہ سٹیشن پر ٹھہرتی ہوئی پورے آٹھ بجے قادیان پہونچے گی۔ پھر آٹھ بجکر پندرہ منٹ پر قادیان سے روانہ ہوگی۔ اور وڈالہ ٹھہرتی ہوئی آٹھ بجکر چالیس منٹ پر بٹالہ پہونچے گی۔

وہ لوگ جو آجکل بذریعہ لاری قادیان اور بٹالہ کے درمیان سفر کرتے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اس گاڑی سے فائدہ اٹھائیں۔ بذریعہ گاڑی سفر میں ایک تو کرایہ کی رعایت ہے۔ دوسرے سفر نہایت سہولت اور آرام کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ آج کل کے نہایت گرم اور خشک موسم میں لاری کا سفر اور وہ بھی کچی سڑک پر نہ صرف بہت تکلیف دہ ہے۔ بلکہ حادثات کا بھی خطرہ ہے۔

اخبار "سن رائز" کے متعلق اطلاع

اخبار "سن رائز" کے خریداروں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ جناب ایڈیٹر صاحب "سن رائز" کے انفلوئنزا سے بیمار ہو جانے کی وجہ سے اخبار "سن رائز" کی اشاعت مورخہ ۳ ۵/۴۱ مجبوراً ملتوی کرنی پڑی ہے۔ احباب دُعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ ایڈیٹر صاحب کو جلد صحت دے تاکہ وہ اپنے فرائض ادا کر سکیں ٭

مینیجر سن رائز لاہور

سیرالیون مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

الحاج مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ سیرالیون سے لکھتے ہیں۔

میں معہ مولوی محمد صدیق صاحب ۱۵ ماہ صلح بند اجاماسو دا پہنچا۔ اور ۲۳ کو ہم مقام بو کے واسطے وہاں سے روانہ ہوئے گزشتہ دس ماہ سے ہم دونوں میں سے کوئی اپنی جماعت روکوپر میں نہیں جا سکا ایک ماہ سے احباب جماعت نے مجھے وہاں آنے کی دعوت دی ہوئی تھی۔ اس واسطے میں بو سے براستہ فری ٹاؤن روکوپر کے واسطے روانہ ہوا۔ اور یکم ماہ تبلیغ تک میں فری ٹاؤن ٹھہرا۔ راستہ میں موپامال کے مسلمانوں نے مجھے ٹھہرنے کی دعوت دی کیونکہ وہاں عیسائی مشن بہت زور پکڑ رہا تھا۔ میں نے ان سے وعدہ کیا۔ کہ میں پہلے موقعہ پر وہاں انشاء اللہ پہونچونگا۔ فری ٹاؤن میں میں دو روزانہ اخباروں کے ایڈیٹروں سے ملا۔ فری ٹاؤن کی مختصر جماعت احمدیہ کے احباب آئی۔ ایس دین کے گھر نمازیں ادا کرتے ہیں۔ جہاں میں روزانہ ان کے سامنے تقریر کرتا رہا۔ ڈائرکٹر صاحب بہادر تعلیم سے بھی میں نے ملاقات کی۔ اور انہوں نے وعدہ کیا۔ کہ امسال وہ ہمارے سکول روکوپر کا معائنہ کریں گے اور گرانٹ کے متعلق غور کریں گے۔

مغربی افریقہ میں ہندوستانی کوئی شاذو نادر ہی مل سکتا ہے۔ مجھے اتفاق سے پچاس بنگالی ملاح ملے۔ جنہوں نے مجھ سے درخواست کی۔ کہ میں ان کی بعض مشکلات کے ازالہ کی کوشش کے واسطے جہاز راں کمپنی کے ایجنٹ سے ملوں۔ اور سرکاری خرچ پر ان کی ہندوستان واپسی کے واسطے افسر ممدوح سے انتظام کراؤں۔ میں نے ان کی اس درخواست کو منظور کر لیا۔ اور ان کے افسر کو مل کر مناسب کوشش کی بفضلہ تعالےٰ میری کوشش کے نتیجہ میں اس وقت تک نصف تعداد انکی ہندوستان کے واسطے روانہ ہو چکی ہے۔ میں نے انہیں احمدیت کا پیغام بھی پہونچایا۔ ان کے لیڈر کا پتہ مندرجہ ذیل ہے۔ تا اس علاقہ بنگال کے کوئی احمدی دوست یا مبلغ انہیں مزید تبلیغ کریں۔

سونا میاں سارنگ ۱۸ سکے۔ ڈاکخانہ جو یاک ضلع نادا کھلی ریلوے سٹیشن سونیمو لائی بنگال

یکم فروری کو روکوپر کے واسطے روانہ ہوا۔ جہاں دس روز ٹھہرا۔ سکول کا اچھی طرح معائنہ کیا۔ اور اپنے محنتی جفاکش احمدی سکول ٹیچر مسٹر علی منایرے کو مناسب ہدایات دیں۔ مقامی چیف اور بڑے آدمیوں سے ملاقاتیں کیں اور مسجد میں لوکل احمدیوں کے لئے بھی کئی تقریریں کیں۔ کو یا میں تین اچھے مخلص احمدی ہیں۔ ان میں سے ایک سین بی تنگا لاپینا نامی نے ایک پونڈ سالانہ چندہ ادا کیا دوسرے دوست الفا سعید و کمارا عربی کے اچھے عالم ہیں۔ اور علاقہ کے اچھے زمیندار ہیں۔ انہوں نے سکول کی آمدنی فیس میں کچھ اپنی گرہ سے رقم شامل کر کے سکول کے ٹیچر کی ماہوار تنخواہ ایک پونڈ دس شلنگ ادا کرنے کا انتظام کر رکھا ہے۔ انہوں نے خواہش کی ہے کہ میں خود یا مولوی محمد صدیق صاحب معہ شامی دوست ایچ۔ ایم ابراہیم ارد گرد کی ریاستوں میں تبلیغی دورہ کریں ٭

علاقہ لوکو کے ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب بہادر ۷ ار تاریخ کو روکوپر تشریف لائے۔ میں نے ان سے ملاقات کی۔ اور انہوں نے ہمارے سکول کا اسی روز معائنہ کیا۔ ان کے ہمراہ دو یورپین افسر بھی تھے۔ جو محکمہ زراعت سے تعلق رکھتے تھے۔ اور روکوپر متعین تھے۔ ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب بہادر نے ہماری سکول لاگ بک میں بہت اعلےٰ ریمارکس لکھے ہیں۔ روکوپر میں ایک عیسائی سکول بھی تھا۔ جو کہ اب بند ہو چکا ہے۔ اب روکوپر میں صرف ہمارا ہی سکول ہے ٭

جناب مولوی محمد علی صاحب اور غلیظ رنگ کا جھوٹ

جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ایک خطبۂ جمعہ میں جو ۳۰ اپریل کے "پیغام صلح" میں شائع ہوا ہے "قادیان سے غلیظ رنگ کا جھوٹ" کے عنوان سے فرمایا ہے:-

"اس قدر غلیظ رنگ میں اب قادیان سے جھوٹ بولا جا رہا ہے۔ جس کی انتہا نہیں۔ الفضل ۱۶۔ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء میں ریویو جلد ۳۔ ص ۱۲۰ کے حوالہ سے کچھ الفاظ میری طرف منسوب کئے گئے ہیں جو یہ ہیں:-

"آپ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) انہی معنوں میں نبی ہیں۔ جن معنوں میں آنحضرت صلعم نبی ہیں۔ آپ انہی معنوں میں نبی ہیں۔ جن معنوں میں حضرت عیسٰے علیہ السلام نبی تھے۔ آپ زمرۂ انبیاء میں داخل ہیں گذشتہ انیس سو سال میں صرف تین نبی آئے ہیں۔ حضرت عیسٰے۔ آنحضرت صلعم اور مسیح موعود۔ آپ ان معنوں میں مدعی نبوت اور نبی ہیں۔ جن کے رُو سے خلفاء اربعہ میں سے بعض کو بلکہ اکثر کو نبی کہا جا سکتا ہے۔ بلکہ آپ انہی معنوں میں نبی ہیں۔ اور اسی زمرہ انبیاء کے ایک فرد ہیں۔ جن معنوں میں اور جس زمرہ میں سے حضرت عیسٰے ایک مدعی نبوت اور نبی تھے۔ آپ غیر نبی مجدد دین میں سے نہیں۔ بلکہ انبیاء میں سے ہیں۔ جو حقیقی مجدد ہوتے ہیں"

(ریویو جلد ۳۔ ص ۱۲۰)

میں اس مسجد میں کھڑے ہو کر اعلان کرتا ہوں۔ کہ اس رسالے کو میں نے خود دیکھا ہے دوسروں کو بھی دکھایا ہے۔ اس میں کہیں یہ مضمون نہیں۔ یہ سارے کا سارا جھوٹ ہے اتنا بیرے کا پیرا اپنی طرف سے جھوٹ بنا کر شائع کر دیا گیا ہے۔ میں قادیان والوں کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ وُہ دکھائیں۔ کہ کہاں میں نے ایسے الفاظ لکھے ہیں۔ کوئی خدا کا خوف نہیں۔ کوئی دیانت و امانت نہیں مجھے تعجب آتا ہے۔ کہ اتنا بڑا افترا کرتے ہوئے ذرا شرم نہیں کرتے"

جناب مولوی محمد علی صاحب نے اس قدر غیظ و غضب کا اظہار جن سطور کو پیش کر کے کیا ہے۔ ان کے متعلق ہماری گزارش یہ ہے۔ کہ "الفضل" کے مضمون نگار نے وُہ سطور لفظ بلفظ اس اشتہار سے نقل کیں جو جماعت احمدیہ جموں نے حال ہی میں شائع کر کے جناب مولوی صاحب کے جموں تشریف لے جانے کے وقت ان کی خدمت میں پیش کیا۔ جسے جناب مولوی صاحب نے اچھی طرح پڑھا۔ اور پھر اپنے ۲۱۔ مارچ کے خطبۂ جمعہ میں اس کا ذکر ان الفاظ میں کیا:-

"اسی جموں میں میرا لیکچر ہوا۔ اور بعد میں قادیانی جماعت کی طرف سے ایک اشتہار تقسیم ہوا۔ جس میں ریویو آف ریلیجنز کے پُرانے حوالے درج تھے۔ جن میں مَیں نے نبی کا لفظ استعمال کیا ہے۔ مجھے حیرت اس بات پر ہوئی۔ کہ یہ وُہ لوگ ہیں۔ جو جانتے ہیں۔ کہ اس کا جواب ہم دے چکے ہیں۔ اور بار بار دے چکے ہیں۔ اور بتا چکے ہیں۔ کہ نبی کا لفظ بے شک استعمال کیا گیا لیکن ان معنوں میں نہیں جن معنوں میں آج تم استعمال کر رہے ہو" (پیغام ۱۴ اپریل)

جناب مولوی محمد علی صاحب کے ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ جموں والے اشتہار میں ریویو جلد ۳ نمبر ۱۲ کے حوالہ سے جو الفاظ لکھے گئے۔ انہیں مولوی صاحب نے اپنے الفاظ سمجھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان کا انہوں نے اشارتاً بھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہیں درست تسلیم کرتے ہوئے ان کی تاویل پیش کی۔ اب اگر وُہ الفاظ جو "الفضل" کے مضمون نگار نے لکھے ہیں۔ لفظ بلفظ جموں والے اشتہار میں موجود نہ ہوں۔ تو پھر جناب مولوی صاحب کے جی میں جو آئے۔ کہیں لیکن اگر موجود ہیں۔ اور یقیناً ہیں۔ تو انہیں اس قدر آپے سے باہر نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ خاص کر ایسی صورت میں جبکہ انہیں اپنے ایک خطبہ میں درست تسلیم کر کے یہ فرما چکے تھے۔ کہ "ان کا جواب ہم دے چکے ہیں۔ اور بار بار دے چکے ہیں" اگر وُہ الفاظ جناب مولوی صاحب کے تھے ہی نہیں "سارے کا سارا جھوٹ" تھا۔ "افترا" تھا۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ اسی وقت وُہ چیلنج دیتے۔ جو انہوں نے اب دیا ہے اور فرماتے:"میں قادیان والوں کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ وُہ دکھائیں۔ کہ کہاں میں نے ایسے الفاظ لکھے ہیں" پھر اس کے سوا جو کچھ انہوں نے کہا ہے۔ وُہ بھی کہہ لیتے لیکن کس قدر قابلِ مضحکہ بات ہے۔ کہ جب وُہ الفاظ ایک اشتہار میں جماعت احمدیہ جموں نے شائع کئے۔ تو جناب مولوی محمد علی صاحب نے تسلیم کر لیا۔ کہ بے شک یہ ریویو آف ریلیجنز کے پُرانے حوالے درج ہیں۔ جن میں میں نے نبی کا لفظ استعمال کیا ہے۔ لیکن جب مولوی صاحب کے اس اعلان کے بعد "الفضل" میں وُہی الفاظ نقل کئے گئے تو غیظ و غضب سے بھر کر انہیں "قادیان سے غلیظ رنگ کا جھوٹ" قرار دے دیا۔ اور کہدیا۔ یہ سارے کا سارا جھوٹ ہے۔ قادیان والے دکھائیں۔ کہ کہاں میں نے ایسے الفاظ لکھے ہیں۔

دراصل بات یہ ہوئی۔ کہ جماعت احمدیہ جموں نے اپنے اشتہار میں خلاصۃً ریویو کے حوالے نقل کئے۔ جنہیں مولوی محمد علی صاحب نے بلا چون وچرا درست تسلیم کر لیا۔ یہ بات "الفضل" کے مضمون نگار کے یہ سمجھنے کے لئے کافی تھی۔ کہ ان حوالوں کے نقل کرنے میں کوئی سقم نہیں۔ اور اس نے انہیں اسی اشتہار سے یکجائی طور پر پیش کر دیا۔ اس پر مولوی محمد علی صاحب کو جلال آ گیا۔ اور انہوں نے وُہ کچھ کہا۔ جو ان کے لئے زیبا نہ تھا۔ کیونکہ جن الفاظ کو وُہ خود تسلیم کر چکے تھے۔ انہی کے پیش کرنے پر "الفضل" پر جھوٹ۔ اور افترا کا الزام لگانے سے۔ انہیں احتراز کرنا چاہیئے تھا۔

جناب مولوی محمد علی صاحب کو اتنی سی بات پر تو بڑا طیش آ گیا۔ کہ وُہ الفاظ جو انہوں نے مختلف مقامات پر لکھے۔ اور جن کے درست ہونے کا اعلان چند ہی روز قبل انہوں نے کیا تھا۔ وُہ "الفضل" میں کتابت کی غلطی کی وجہ سے مسلسل لکھے گئے اسے انہوں نے غلیظ رنگ کا جھوٹ۔ افتراء اور کیا کیا کہا۔ لیکن وُہ خود کئی بار ایسی خود ساختہ باتیں پیش فرما چکے ہیں۔ جن کا کوئی ثبوت ان کے پاس نہیں۔ اور نہ آجتک انہیں خود ساختہ تسلیم کیا ہے۔ مثلاً جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنے رسالہ "شناختِ مامورین" کے صفحہ ۲۰ میں لکھا ہے:-

"خود حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ میں اپنے الہامات کو کتاب اللہ اور حدیث پر عرض کرتا ہوں۔ اور کسی الہام کو کتاب اللہ اور حدیث کے مخالف پاؤں۔ تو اسے کھنگار کی طرح پھینک دیتا ہوں"

گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک آپ کے کئی الہام کتاب اللہ۔ اور حدیث رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے مخالف ہوتے تھے۔ جن کو آپ کھنگار کی طرح پھینک دیتے تھے۔ اور یہ بات آپ کی لکھی ہوئی موجود ہے۔ مگر یہ ادعا بالکل غلط ہے اگر جناب مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی ایسا حوالہ پیش کر سکیں۔ تو بڑی مہربانی ہو۔

پھر جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنے اسی رسالہ "شناختِ مامورین" ص ۲۰ میں لکھا ہے:-

"مریدین میاں صاحب فی الواقعہ میاں صاحب کو مامور من اللہ مانتے ہیں" اس کا ثبوت کئی بار طلب کیا گیا۔ مگر ابھی تک جواب نہیں ملا۔

اسی سلسلہ میں اور بھی کئی حوالے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ اور رسالہ ہی میں سے بھی گئے ہیں۔ کیا مولوی صاحب ان کے جواب کی طرف متوجہ ہوں گے۔

جماعت احمدیہ نیروبی کا یومِ برکاتِ خلافت

حضرت امیرالمؤمنین کے لئے دُعا

نیروبی ۱۰ اپریل - یوں تو جب سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم - اے نے حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خیروعافیت اور لمبی عمر کے واسطے دُعا کرنے کی تحریک فرمائی ہے - ہماری جماعت کے پریذیڈنٹ جناب حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب نے یہ انتظام کر رکھا ہے - کہ ہر جمعرات کو مسجد میں یاددہانی کرائی جاتی ہے - کہ سب مرد اور عورتیں رات کو نماز تہجد ادا کریں - جس میں حضرت امیرالمؤمنین کے لئے دعا کی جائے - اور لجنہ اماء اللہ تہجد پڑھنے والی مستورات کی رپورٹ بھی حاصل کرتی ہے - اس کے علاوہ جمعہ کو عصر کے بعد اور اتوار کو درس القرآن کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے لئے خاص طور پر دعا کی جاتی ہے -

یومِ خلافت

تاہم محترمی شاہ صاحب کی تحریک پر حال ہی میں ایک یومِ برکاتِ خلافت بھی جماعت نیروبی نے منایا - جس میں اول تو سب مردوں اور عورتوں نے مسجد میں جمع ہو کر دو رکعت نوافل باجماعت ادا کئے - جس میں حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ کے لئے دعا کی نیز سب نے اپنے لئے دعا کی - کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے فضل و رحم سے ہمیشہ اس نعمتِ خلافت سے وابستہ رکھے - اس کے بعد جلسہ شروع ہوا - جس میں اول جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت اور تفسیر فرمائی - ازاں بعد ایک تقریر کی گئی - جس میں آیت استخلاف کے متعلق حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ کے درس سے کچھ حصے سنائے گئے جو درج ذیل کئے جاتے ہیں -

خلافت اسلام کے ایک حصہ کی جان ہے

"میرے نزدیک یہ مسئلہ اسلام کے ایک حصہ کی جان ہے - مختلف حصوں میں مذاہب کا عملی کام منقسم ہوتا ہے - یہ مسئلہ جس حصۂ مذہب سے تعلق رکھتا ہے - وہ وحدتِ قومی ہے - کوئی جماعت کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی - جب تک ایک رنگ کی اس میں وحدت نہ پائی جائے - مسلمانوں نے قومی لحاظ سے تنزل ہی اس وقت کیا ہے - جب ان میں خلافت نہ رہی - جب خلافت نہ رہی تو وحدت نہ رہی - اور جب وحدت نہ رہی - تو ترقی رک گئی اور تنزل شروع ہو گیا - کیونکہ خلافت کے بغیر وحدت نہیں ہو سکتی - اور وحدت کے بغیر ترقی نہیں ہو سکتی - ترقی وحدت کے ذریعہ ہی ہو سکتی ہے - جب ایک ایسی رسّی ہوتی ہے جو کسی قوم کو باندھے ہوئے ہوتی ہے - تو اس قوم کے کمزور بھی طاقتوروں کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتے جاتے ہیں - دیکھو اگر شاہ سوار کے پیچھے ایک چھوٹا لڑکا بٹھا کر باندھ دیا جائے - تو لڑکا بھی اس جگہ پہونچ جائیگا جہاں شاہ سوار کو پہونچنا ہوگا - یہی حال قوم کا ہوتا ہے - اگر وہ ایک رسّی میں بندھی ہو - تو اس کے کمزور افراد بھی ساتھ دوڑے جاتے ہیں - لیکن جب رسّی کھل جائے تو گو کچھ دیر تک طاقتور دوڑتے رہتے ہیں - لیکن کمزور پیچھے رہ جاتے ہیں - اور آخر کار نتیجہ یہ ہوتا ہے - کہ کئی طاقتور بھی پیچھے رہنے لگ جاتے ہیں - کیونکہ کئی ایسے ہوتے ہیں جو کہتے ہیں - فلاں جو پیچھے رہ گئے ہیں - ہم بھی رہ جائیں - پھر ان لوگوں میں جو آگے بڑھنے کی طاقت رکھتے اور آگے بڑھتے ہیں چلنے کی قابلیت نہیں رہتی - مگر قومی اتحاد ایسا ہوتا ہے کہ ساری قوم کی قوم چٹان کی طرح مضبوط ہوتی ہے - اور اس کی وجہ سے کمزور بھی آگے بڑھتے جاتے ہیں"

خلافت ترقیات کا ذریعہ ہے

پھر حضور فرماتے ہیں -

"اصل اور سچی بات یہی ہے - کہ خلافت جو روحانی ترقیات کا ایک عظیم الشان ذریعہ ہے - اس کا یہاں ذکر ہے سلطنت کا نہیں ہے - اس خلافت سے مراد خواہ خلافتِ ماموریت سے لو یا خلافت نیابتِ مامورین سے لو - بہرحال روحانی خلافت کا ہی یہاں ذکر ہے - یہ دونوں قسم کی خلافت روحانیت کی ترقی کا ذریعہ ہے - خلافتِ ماموریت تو اس طرح کہ اس کے ذریعہ ایک انسان خدا سے نور پا کر دوسروں کو منور کرتا ہے اور خلافتِ نیابتِ مامورین اس طرح کہ اس انتظام اور نگرانی سے کمزوروں کی بھی حفاظت ہوتی جاتی ہے - پس ان دونوں قسم کی خلافتوں میں برکات ہیں - اور دونوں روحانی ترقیات کا باعث ہیں - اور دونوں کے بغیر روحانیت مفقود ہو جاتی ہے - چنانچہ دیکھ لو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد جب خلافت کا سلسلہ ٹوٹا تو پھر اسلام کو کوئی نمایاں ترقی نہیں ہوئی - کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد جو خلافتیں تھیں - ان میں عظیم الشان تغیر ہوئے - قوموں کی قومیں اسلام میں داخل ہو گئیں - اور اسلام بڑی سرعت کے ساتھ پھیل گیا - لیکن جب روحانی خلافت کا سلسلہ نہ رہا - تو اسلام کی ترقی بھی رک گئی - یا پھر ان لوگوں کے ذریعہ کسی قدر ترقی ہوئی - جو خدا سے الہام اور وحی پا کر اسلام کی خدمت کے لئے کھڑے ہوئے تو روحانی خلافت کے بغیر اسلام کو کوئی ترقی نہ ہوئی - بلکہ تنزل ہوتا رہا"

جماعت احمدیہ کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے

پھر حضور فرماتے ہیں -

"پس تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں - اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا - اور اسے قائم نہ رکھا - وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا - لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھے رہوگے - اور اسے قائم رکھوگے - تو پھر اگر ساری دُنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکیگی اور تمہارے مقابلہ میں بالکل ناکام و نامراد رہے گی - جیسا کہ مشہور ہے اسفندیار ایسا تھا - کہ اس پر تیر اثر نہ کرتا تھا تمہارے لئے ایسی حالت خلافت کی وجہ سے پیدا ہو سکتی ہے - جب تک تم اس کو پکڑے رکھوگے - تو کبھی دُنیا کی مخالفت تم پر اثر نہ کر سکے گی - بے شک افراد مریں گے مشکلات آئیں گی - تکالیف پہونچیں گی - مگر جماعت کبھی تباہ نہ ہوگی - بلکہ دن بدن بڑھیگی - اور اس وقت تم میں سے کسی کا دشمنوں کے ہاتھوں مرنا ایسا ہی ہوگا - جیسا کہ مشہور ہے - کہ اگر ایک دیو کٹتا ہے تو ہزاروں پیدا ہو جاتے ہیں - تم میں سے اگر ایک مارا جائے گا - تو اس کی بجائے ہزاروں اس کے خون کے قطروں سے پیدا ہو جائینگے"

مقامِ خلافت کی عزت خدا تعالےٰ کے حضور

پھر حضور فرماتے ہیں -

"میں نے اس امر کے متعلق خدا تعالےٰ کی طرف سے بڑی بڑی عجیب باتیں مشاہدہ کی ہیں - اور ایسے ایسے امور مشاہدہ کئے ہیں - کہ جن کو خاص آنکھیں ہی دیکھ سکتی ہیں - مگر یہ میری کسی فضیلت کی وجہ سے نہیں - بلکہ اس مقام کی عزت کی وجہ سے میرے مشاہدہ میں آئے ہیں - جس پر خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے"

"بعض لوگ میری ذات کے ساتھ خصوصیت سے تعلق رکھتے ہیں - اس لئے میں صاف طور پر سنائے دیتا ہوں - کہ محض کسی کی ذات سے تعلق رکھنے والے عموماً ٹھوکر کھایا کرتے ہیں - میرے خیال میں تو انبیاء کی صفات بھی ان کے درجہ اور عہدہ کے لحاظ سے ہی ہوتی ہیں - نہ کہ ان کی ذات کے لحاظ سے - پس تمہیں درجہ کی قدر کرنی چاہیئے کسی کی ذات کو نہ دیکھنا چاہیئے"

پھر مقرر نے حضور کے درس میں سے وہ حصہ سنایا - جس پر غیر مبایعین نادانی سے بہت کچھ اعتراض کر چکے ہیں - لیکن جو درحقیقت ایک بڑی ہی سچی اور پختہ بات ہے - حضور فرماتے ہیں -

"میں نے خواب میں دیکھا - کہ ایک شخص خلافت پر اعتراض کرتا ہے - میں اسے کہتا ہوں اگر تم سچے اعتراض تلاش کر کے بھی میری ذات پر کروگے تو خدا کی تم پر لعنت ہوگی - اور تم تباہ ہو جاؤگے - کیونکہ جس درجہ پر خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے - اس کے متعلق وہ غیرت رکھتا ہے"

بالآخر خان محمد اکرم غوری صاحب سیکرٹری وصایا نے احباب کو وصیت کرنے کی تحریک فرمائی اور دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا

خاکسار محمد شریف سیکرٹری تبلیغ نیروبی مشرقی افریقہ

قادیان کے دوستوں سے التماس

از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

مَنْ كَانَ فِي عَوْنِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي عَوْنِهِ

جب تک کوئی شخص اپنے کسی بھائی کے کسی کام میں مشغول ہوتا ہے۔ تب تک خدا تعالےٰ اس کے کام میں لگا رہتا ہے مجھ پر خدا تعالےٰ کا یہ سراسر احسان ہے۔ اور اس کی بندہ نوازی اور خالص ذرہ نوازی ہے۔ کہ اس نے مجھے یہ شرف بخشا ہے۔ کہ امام جماعت احمدیہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹۱۲ء کی ابتداء یعنے ۲۶ سال سے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی کفش برداری میرے سپرد کی ہے۔ نیز دار الشیوخ کے بتامےٰ۔ مساکین اور معذوروں اور بیواؤں کے پاؤں کی گرد جھاڑنے کا شرف بھی مجھے حاصل ہے۔ یہاں تک کہ جب میری طبیعت دنیا کے ہم وغم یا مالی تنگیوں یا بیماریوں یا اور کسی وجہ سے سخت گھبرا جائے۔ تو میں یہ سوچنے لگتا ہوں۔ کہ تو کیا ناشکر ہے تو اس کو تو سوچتا ہے۔ کہ خدا نے سوکھی روٹی کیوں دی۔ گھی سے تر بتر پراٹھا کیوں نہیں دیا۔ اور وہ جو اس معمولی سے ابتلاء کے مقابل میں تجھ پر یہ فضل ہے کہ تیرے سپرد لنگر خانہ کی وہ خدمت ہے۔ جو کسی زمانہ میں خدا کے پاک اور مقدس مسیح کے سپرد تھی۔ اور حضور نے تمام کام انجمن کے سپرد کر دیئے تھے مگر لنگر خانہ کا کام حضور براہ راست خود کرتے تھے۔ اس شرف کو اے ظالم ناشکر تو کوئی چیز نہیں سمجھتا؟ یہ سوچ کر خدا کی قسم میرے تمام ہم وغم دور ہو جاتے ہیں۔ اور میں اسی وقت اٹھ کر لنگر خانہ آجاتا ہوں۔ اور کام کرنے لگ جاتا ہوں۔ اور اس سے میرے تمام ہم وغم دور ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح دار الشیوخ کے غریب طالب علموں کی جب قطاریں آتے جاتے دیکھتا ہوں۔ تو میرا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ کہ یہ خدا کا مجھ پر فضل ہے کہ میں مفت کا ثواب حاصل کر رہا ہوں۔ پس الحمد للہ کہ لنگر خانہ اور دار الشیوخ کے کاموں میں اس دنیا کے تمام ابتلاء اور تکالیف میں بھول جاتا ہوں لیکن اب کام اس قدر بڑھ گیا ہے۔ کہ میں پوری طرح اسے سنبھال نہیں سکتا۔ اس لئے میں ان سطور کے ذریعہ قادیان کے دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ میری اس کام میں امداد فرمائیں۔ اور وہ اس طرح کہ اپنا قیمتی وقت نکال کر میرا ہاتھ بٹائیں۔ اور مجھے اپنے فرصت کے اوقات میں سے حصہ دیں۔ میں چاہتا ہوں کہ لنگر خانہ کے مختلف کام مختلف دوستوں کے سپرد کردوں۔ وہ خود مقررہ وقت پر آویں۔ اور اپنی ڈیوٹی بجالا کر تشریف لے جائیں۔ مثلاً میں چاہتا ہوں۔ کہ لنگر خانہ میں دونو وقت اپنے سامنے مہمانوں کو کھانا کھلاؤں مگر میں صبح سے بارہ بجے تک مدرسہ میں رہتا ہوں۔ اس لئے اگر چند صاحب حیثیت دوست اپنے آپ کو پیش کریں۔ تو باری باری سے مقررہ وقت پر دوست آویں۔ اور اپنے سامنے مہمانوں کو کھانا باعزت کھلوائیں۔ اسی طرح دار الشیوخ کے مختلف کام قابل توجہ ہیں۔

پس میں قادیان کے دوستوں سے عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ اس نادر موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ وہ ضرور اس طرف توجہ فرمائیں۔ اور مجھے اپنے نام اور وقت فرصت سے اطلاع دیں۔ تاکہ میں لنگر خانہ اور دار الشیوخ کے مختلف کام ان کے سپرد کر سکوں اور اس طرح وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دست و بازو بن کر خدا تعالےٰ کی نظر میں قبولیت حاصل کر سکیں۔

جہاد تبلیغ میں ضرور شریک ہونا چاہیئے

جہاد بھی دیگر فرائض اسلام میں سے ایک فریضہ ہے۔ جس کی ایک نہ ایک قسم ہر وقت ہر مسلمان پر فرض ہوتی ہے۔ اور اس کا موقعہ اس سے میسر رہتا ہے۔ حدیث شریف میں جہاد کی کئی اقسام کا ذکر ہے۔ مثلاً جہاد کبیر یعنے جہاد نفس۔ جہادِ صغیر یعنی جہاد قلم۔ اور جہاد اصغر یعنے جہاد سیف۔ اور یہ ثبوت ہے اسلام کے مکمل ہونے کا۔ اسلام نے جہاد کو مسلمانوں پر فرض کیا۔ اور ہر زمانہ کے مناسب حال اس کی تشریح بھی کر دی۔ تاکہ جیسا زمانہ ہو مسلمان اسی قسم کا جہاد کریں۔ اور ثواب کے مستحق بنیں۔

جس زمانہ میں تلوار کا جہاد فرض تھا۔ اس زمانہ کے مجاہدین لڑائی کے ذریعہ امن قائم کر کے اس ثواب کے مستحق تھے جس کے فی زمانہ جہاد قلم اور تبلیغ کے فریضہ کو ادا کرنے والے مسلمان مستحق ہیں اور جب کسی پر ایسے زمانہ میں جبکہ ہر طرح سے مذہبی آزادی ہو۔ اور اسلام کی خوبیاں واضح کرنے کے لئے مضامین لکھنے کی بھی ضرورت نہ رہے۔ نہ ہی مخلوق خدا تقریروں کی محتاج رہے۔ بلکہ یدخلون فی دین اللّٰہ کا نظارہ ہو۔ اس وقت عملی کمزوریاں زیادہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس وقت جہاد نفس کرنے والے اس ثواب کے مستحق ہوں گے۔ جس ثواب کے مستحق جہاد سیف اور جہادِ قلم کرنے والے ہوتے ہیں۔ اب جبکہ زمانہ جہادِ قلم کا ہے۔ اور مضامین کے ذریعہ اور تقریروں کے ذریعہ تبلیغ کی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ کو اپنے اس فریضہ کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے ایک خطبہ جمعہ میں بایں الفاظ احباب جماعت کو اس فریضہ کی طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔

”جبکہ تبلیغ ایک جہاد ہے۔ اور یہ جہاد ہر شخص پر فرض ہے۔ تو جو شخص اتنے اہم فریضے کو ترک کرتا ہے۔ اس کے گنہگار ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ پس ہر احمدی جو اپنی زبان سے دوسروں کو تبلیغ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اگر وہ اپنے اوقات میں سے تبلیغ کے لئے کوئی وقت نہیں دیتا تو وہ یقیناً ایک فریضہ کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے ایسا ہی گنہگار ہے۔ جیسے نماز کا تارک گنہگار ہے ایسا ہی گنہگار ہے۔ جیسے روزے کا تارک گنہگار ہے۔ ایسا ہی گنہگار ہے جیسے حج کا تارک گنہگار ہے۔ ایسا ہی گنہگار ہے جیسا زکوٰۃ کا تارک گنہگار ہے۔ پس اس مسئلہ کی اہمیت جماعت کو اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے۔ اور یہ امر ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے۔“

خاکسار

انچارج تحریک جدید

بیکاروں کے لئے نادر موقعہ

اخبار الفضل مورخہ ۳ اپریل ۱۹۴۱ء میں اس سے قبل مفصل اعلان شائع ہو چکا ہے۔ اور اب بطور یاددہانی اعلان کیا جاتا ہے کہ ڈیفنس سروس آرڈیننس فیکٹریز اور سول انڈسٹری کی صنعتی شاخوں میں ماہر کاریگر تیار کرنے کے لئے امیدواروں کی ضرورت ہے۔ ایسے امیدواروں سے ٹریننگ حاصل کرنے کے متعلق کچھ خرچ نہیں لیا جائے گا۔ بلکہ ٹریننگ حاصل کرنیوالوں کو اگر وہ انٹرنس پاس ہوں تو ۲۵ روپیہ ماہوار اور اگر انٹرنس پاس نہ ہوں تو بیس روپیہ ماہوار وظیفہ ملے گا۔ نیز امیدواروں کی عمر کم سے کم سترہ اور زیادہ سے زیادہ چالیس سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ ٹریننگ میں داخلہ کیواسطے درخواست کی فارم پریذیڈنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سیلیکشن کمیٹی ڈیوس روڈ لاہور سے حاصل کر کے اور پر کر کے انہیں واپس بھجوا دی جائے

ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ قادیان

اسلامی تعلیم کے قیام کا ذریعہ

احمدیت نے ترقی کرنی ہے۔ اور یقیناً کرنی ہے۔ مگر اس کے پیش نظر یہ حقیر مقصد نہیں ہے۔ کہ وہ دنیاوی غلبہ حاصل کرے۔ اس کے سامنے اس سے بہت ہی بلند مقصد ہے۔ اس نے ایک روحانی دنیا کی داغ بیل ڈالنی ہے اس نے روحانیت کی عطر بیز بوں سے تمام فضائے عالم کو مشکبار کرنا ہے۔ اس نے یقیناً حکومت کرنی ہے۔ مگر ارضی قلوب پر۔ اس نے یقیناً غلبہ حاصل کرنا ہے۔ مگر روحانی دنیا پر۔ اس کے ہاتھ میں روحانی نظام کی عنان ہوگی۔ اس نے از سر نو دنیا میں روحانیت کو قائم کرنا ہے۔ نہ صرف قائم کرنا ہے بلکہ حقیقی روحانی ترقی کے حصول کی تعلیم آج اس کے ذمے ہے۔ مگر وہ طریق تعلیم کوئی نیا طریق تعلیم نہیں ۔۔۔ احمدیت نام ہے آج سے چودہ سو سال قبل قائم شدہ اس روحانی مدرسے کے احیاء کا جس نے روحانیت کی وہ اعلیٰ و اکمل تعلیم دی کہ جس کی نظیر نشاۃ عالم سے تا ہنوز اور آئندہ تا بقائے دنیا نہ مل سکے گی۔ یہ وہ عظیم الشان کام ہے جس کے لئے آج احمدیت کا قیام ہے یہ الہٰی کام انسانی حد وسعت سے اور انسانی طاقت سے بہت بالا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اپنی قدیم سنت اور دستور کے ماتحت ہمیشہ انہی کمزور اور ناتواں انسانوں میں سے بعض کو اس خدمت کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ اور یہ کمزور انسان اس ماہر فن کے ہاتھوں میں کند تلوار کی طرح وہ کارہائے نمایاں کرتے ہیں۔ کہ عقل حیران رہ جاتی پس خوش قسمت ہیں وہ جنہوں نے آج احمدیت کو قبول کیا۔ یہ سعادت جو آج ہمیں حاصل ہے۔ ہماری کسی کوشش و کاوش کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ یہ محض اللہ تعالیٰ کی دین ہے۔ یہ انتخاب یقیناً الہٰی انتخاب ہے۔ جس سے خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں سرفراز کیا ہے۔ مگر اب ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ جس خدمت پر وہ ہمیں لگانا چاہتا ہے۔ اسے بطریق احسن پورا کرنے کے لئے دن رات مصروف کار ہیں۔ ہم نے اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ یہی وہ مقدس مہم ہے جس کے لئے ہمیں کھڑا کیا گیا ہے۔ ہر وہ شخص جو خلوص دل سے احمدیت کو قبول کرتا ہے۔ وہ یقیناً اس عظیم الشان ذمہ داری کو اپنے بادوش کرتا ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ ہر احمدی بلالحاظ ملک و ملت اور بلا امتیاز عمر و سن اس ذمہ داری کے ادا کرنے کے لئے یکساں ذمہ دار ہے۔ لیکن جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ر اپریل ۱۹۳۸ء میں فرمایا۔ کہ "اس جد و جہد (اسلامی تعلیم کی ترویج) میں جسے میں شروع کرنا چاہتا ہوں کامیابی کے لئے بہترین وجود نوجوان ہی ہو سکتے ہیں۔ یقیناً نوجوانان سلسلہ اگر اپنی اصلاح اور تربیت کرلیں۔ تو پیارے آقا کی قیادت میں اس جد و جہد میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں جس مقصد کو ہم آج لے کر اٹھے ہیں۔ وہ بہت ہی ارفع ہے۔ جس کا حاصل کرنا ظاہری حالات کے لحاظ سے بظاہر محال ہے۔ جس کی وجہ سے مخالفین سلسلہ تو تمسخر کرتے ہی ہیں۔ مگر بعض ہم میں سے جو کمزور ایمان ہیں یاس و ناامیدی انہیں پریشان کرتی ہے۔ مگر وہ دن قریب ہیں۔ جب کہ تمسخر کرنے والے مخالفین اس دعویٰ کو محض خوش فہمی سے ہی تعبیر نہ کریں گے۔ بلکہ اس کی سچائی ماننا ان کے لئے لازم ہوگا اور وہ جو مایوس ہیں ان کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ اس ظن غیر صحیح کو حقیقت پر محمول کریں گے۔ فی الحال ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ نوجوانوں کی صحیح اصلاح ہو۔ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ اگر ہمارے نوجوان اصلاح کرلیں اور اقرار کرلیں کہ جس طرح بھی ہو سکے اسلام کی تعلیم کو قائم کریں گے۔ تو مایوس لوگ خود بخود شکست کا اقرار کرلیں گے"۔ خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ر اپریل ۱۹۳۹ء۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام اسی غرض کے ماتحت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح تربیت حاصل کرنے اور اس مقدس مہم کے لئے اپنے کو لائق بنانے کی توفیق بخشے۔ خدام الاحمدیہ خدا تعالیٰ کی توفیق سے حتی المقدور اس مقصد کے حصول کے لئے ساعی ہے۔ اس کے قیام کو صرف تین سال گذر رہے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے ابتداء کی نسبت بہت ترقی حاصل کر چکی ہے۔ کام پہلے کی نسبت بہت وسیع ہو چکا ہے اور خدام کا یہ ارادہ ہے۔ کہ وہ مرکز کی استحکام کے لئے اپنی عمارت تعمیر کریں۔ جس کی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ خدام انشاء اللہ اس نیک ارادہ کی تکمیل کے لئے اپنی پوری کوشش کریں گے۔ مگر احباب جماعت کا بھی فرض ہے۔ کہ اس کار خیر میں حصہ لیں۔ اور خدام الاحمدیہ کو اس خواہش کے پورے کرنے کا موقعہ بخشیں۔

خاکسار ملک عطاء الرحمٰن مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

جہلم

جناب غلام حسین صاحب احمدی سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ جہلم لکھتے ہیں کہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ر ماہ شہادت کو سالانہ جلسہ ہوا۔ مرکز سے مولوی ابو العطاء۔ مولوی شیخ عبد القادر صاحب اور مولوی محمد سلیم صاحب تشریف لائے۔ پہلے روز جماعت کی تربیت کے متعلق تقاریر ہوئیں جن میں مولوی ابو العطاء صاحب نے غیر مبائعین اور بہائیوں کی مماثلت کا دلچسپ پیرایہ میں ذکر فرمایا۔ ۱۹، ۲۰ کو پبلک گراؤنڈ پر پروگرام کے مطابق تقاریر ہوئیں۔ جن میں خصوصاً مولوی عبد القادر صاحب (سابق سوداگرمل) فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ نے مولوی محمد علی صاحب کے ٹریکٹ "میری تحریر میں لفظ نبی کا استعمال" پر ایسی مدلل اور پرجوش تقریر فرمائی۔ کہ اس تقریر کا جماعت احمدیہ غیر احمدیوں اور غیر مسلم پبلک پر بھی بہت اچھا اثر پڑا۔ اور وہ سمجھ گئے کہ آج غیر مبائعین نے جو عقائد اختیار کئے ہیں وہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے بالکل خلاف ہیں آخری دن غیر مبائعین سے مناظرہ ہوا ہماری طرف سے مولوی محمد سلیم صاحب اور فریق ثانی کی طرف سے اختر حسین صاحب گیلانی مناظر تھے۔ غیر مبائع مناظر نے غیر احمدیوں کو خوش کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر ایسے رنگ میں کیا کہ غیر احمدیوں نے تالیاں بجائیں جہاں تک ہم سمجھ سکے ہیں پبلک پر ظاہر ہو چکا ہے۔ کہ اہل پیغام جب تک قادیان میں رہے قادیانی جماعت کے سے اعتقاد رکھتے تھے موجودہ عقائد مرکز سلسلہ کو چھوڑنے کے بعد اختیار کئے ہیں۔

سیالکوٹ شہر

محمد شفیع صاحب رکن مجلس خدام الاحمدیہ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۲۰ر ماہ شہادت کو مولوی ثناء اللہ صاحب سیالکوٹ آئے تھے۔ ان کے آنے پر ان کی موت کی نسبت جناب چوہدری فتح محمد صاحب کا مضمون جو الفضل میں شائع ہوا تھا بڑے اشتہار کے طور پر چھپوا کر تقسیم کیا گیا ایسا ہی جب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین سیالکوٹ گئے۔ تو حضرت مسیح موعود کی تعلیم کا ایک حصہ کشتی نوح سے لے کر بطور اشتہار شائع کیا۔ ان اشتہارات سے ہر دو موقعہ پر بہترین مبلغ کا کام دیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

(نشر و اشاعت)

چوہدری عبدالواحد صاحب گوکھووال حال ساکن بنگلہ باغ وبہار کے متعلق اعلان!

چوہدری عبدالواحد صاحب نے رمضان بی بی صاحبہ کا مبلغ ۴۷۰ روپیہ بابت ڈگری ادا کرنا تھا۔ جس کے عوض چوہدری عبدالواحد صاحب سے ایک قطعہ زمین رمضان بی بی صاحبہ کے نام اس شرط پر لکھوا دی۔ کہ زمین کی فروخت سے زرڈگری کی رقم سے جسقدر کم روپیہ وصول ہوگا۔ وہ چوہدری صاحب خود ادا کر دینگے اب اس زمین کی قیمت صرف ۲۰۰ روپیہ ملتی ہے۔ نظارت ہذا نے چوہدری صاحب کو کئی بار لکھا ہے۔ کہ بموجب اپنے اقرار کے یا تو وہ ۲۷۰ روپے مزید ادا کریں یا پھر زمین واپس لے کر سالم زرڈگری ادا کر دیں۔ مگر چوہدری صاحب موصوف اس کی طرف کوئی توجہ ہی نہیں کرتے اور نہ ہی نظارت ہذا کی چٹھیوں کا ہی جواب دیتے ہیں۔ بالآخر جب بذریعہ جوابی رجسٹری لکھا گیا تو انہوں نے مرسلہ چٹھی بھی وصول نہیں کی۔ لہذا اب اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اس اعلان کی اشاعت سے بیس یوم کے اندر اندر چوہدری عبدالواحد صاحب نے زرڈگری کی ادائیگی کی معقول صورت پیش نہ کی۔ تو پھر مجبوراً نظارت ہذا اُن کے اخراج از جماعت کی درخواست حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کر دیگی

انچارج شعبہ تنفیذ (نظارت امور عامہ) قادیان

پنجاب میں تحریک اصلاح دیہات کی اہمیت

حال ہی میں مسٹر الیف۔ ایل۔ برین۔ فنانشل کمشنر صیغہ ترقی نے امیدوار اسسٹنٹ کمشنروں اور اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنروں کو مخاطب کرتے ہوئے ایک تقریر فرمائی جس میں آپ نے تحریک اصلاح دیہات کی اہمیت واضح کی۔ اپنی تقریر کے دَوران میں آپ نے کہا۔ کہ "اس وقت جنگ کے زمانہ میں دیہات میں اصلاحی کام کی اور بھی زیادہ ضرورت ہے"۔ دیہات میں کوڑا کرکٹ اور گندگی کی وجہ سے ہماری نسلیں توانا اور مضبوط نہیں بن سکتیں پنجابی سپاہی جو مختلف محاذات جنگ اور دُور افتادہ مقامات میں داد شجاعت حاصل کر رہے ہیں۔ رہن سہن کے بلند معیاروں کے عادی ہو رہے ہیں۔ اور گھر واپس آنے پر وہ ان لوگوں کو کبھی پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھ سکتے جنہوں نے ان کی غیر حاضری میں ان کے مکانوں میں روشنی اور ہوا نہیں آنے دی۔

مسٹر برین نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ "پنجاب کے دیہاتیوں کو لازمی طور پر وقت کے ساتھ چلنا چاہیئے۔ جب بھی اس سے دیہات سدھار سے متعلق کسی کام کیلئے کہا جاتا ہے۔ وہ افلاس کا عذر پیش کر دیتا ہے۔ صحت اور صفائی کے ابتدائی اصولوں پر کاربند ہونے اور ترقی یافتہ بیج اور طریق کاشت استعمال کرنے میں کچھ زیادہ خرچ نہیں ہوتا۔ مسٹر برین نے سوال کیا۔ کہ "یہ لوگ اس وقت افلاس کا بہانہ کیوں نہیں کرتے جب وہ مقدمہ بازی اور فضول رسموں کی وجہ سے مقروض ہو جاتے ہیں"۔ ہماری موجودہ زندگی میں ایسی بیاہ اور رسم و رواج کیلئے کوئی جگہ نہیں جن پر فضول روپیہ ضائع ہوتا ہو۔ یہ باتیں صرف خوشحالی کے دَور میں زیب دے سکتی ہیں۔ دیہاتیوں کیلئے لازم ہے۔ کہ اگر انہوں نے عزت۔ صحت اور خوشحالی سے زندگی بسر کرنی ہے۔ تو وہ اپنے ذرائع کی توسیع و ترقی کریں۔ دفاعی قرضوں اور ڈیفنس سیونگ کارڈوں کے طریق کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر برین نے کہا۔ کہ جنگ کی وجہ سے دیہاتیوں کو اپنا بچایا ہوا روپیہ لگانے کی ترغیب مل گئی ہے۔ اور طریق بھی معلوم ہو گیا ہے اس طرح وہ جنگ سے متعلقہ کوششوں میں مدد دے سکتے ہیں۔ اور کفایت شعاری بھی سیکھ سکتے ہیں۔

آخر میں مسٹر برین نے ان نوجوان افسروں کو یہ سمجھایا۔ کہ ان کی تمام طاقت اور سرگرمی ابھی تازہ ہے۔ اور خدمت عامہ کیلئے ان کی ساری زندگی پڑی ہے۔ اس کام کیلئے اتنی غیر محدود گنجائش ہے اور وہ اس سلسلہ میں بہت ممد ثابت ہو سکتے ہیں۔ آپ نے ان سے اپیل کی کہ وہ اصلاح دیہات کی تحریک کو ایک دلچسپ مشغلہ کے طور پر اختیار کریں۔ اگر انہوں نے عوام کے مفاد کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کر لیا۔ تو انہیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ یہ لوگ بہت زیادہ مہربان۔ مخلص اور متواضع ہوتے ہیں۔

الفضل کے خطبہ نمبر کی خصوصیات

"الفضل" کا ہفتہ وار اڈیشن جس کے ذریعہ سے جلد سے جلد حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ احباب تک پہنچایا جاتا ہے، آئندہ حسب ذیل خصوصیات کا بھی حامل ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۱) حجم آٹھ صفحہ کی بجائے بارہ صفحہ ہوگا

(۲) جماعت احمدیہ کے متعلق ہفتہ بھر کی اہم خبریں اور ضروری حالات یکجائی طور پر درج کئے جایا کرینگے

(۳) ہفتہ بھر کی ضروری جنگی خبروں کی بنا پر جنگ کے حالات بصورت مضمون پیش کئے جایا کریں گے۔

(۴) جس ہفتہ خطبہ جمعہ شائع نہ ہوگا۔ اس ہفتہ اہم مضامین پر مشتمل پرچہ شائع کیا جائیگا۔ قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہوگی۔

جو احباب روزانہ اخبار کے خریدار نہیں۔ انہیں خطبہ نمبر ضرور خریدنا چاہیئے۔

نفع مند کام

صدر انجمن احمدیہ کو اپنی بعض ضروریات کے پیش نظر اس وقت کچھ قرضہ کی فوری ضرورت ہے جس کے عوض صدر انجمن احمدیہ اپنی جائیداد کا کوئی حصہ رہن باقبضہ کر دیگی اور خود ہی اس جائیداد کو کرایہ پر لیکر کرایہ ادا کرتی رہیگی مقررہ نوٹس پر زر رہن واپس کیا جا سکیگا۔ جو دوست اس کام پر روپیہ لگانے کے خواہشمند ہوں۔ وہ فوراً میرے ساتھ خط و کتابت کر کے سب تفاصیل طے کر لیں۔

المعلن:- (ملک) مولا بخش ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

قاہرہ یکم مئی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ دشمن کی پیدل فوجوں نے بہت سے ٹینکوں اور مسلح موٹروں کے ساتھ کل شام طبرق پر شدید حملہ کیا۔ اور بیرونی مورچوں کو توڑ کر آگے بڑھنے میں کامیاب ہو گئیں۔

لنڈن یکم مئی۔ برطانی اور عراق گورنمنٹوں میں اختلاف بڑھ رہا ہے برطانی گورنمنٹ نے کہا تھا۔ کہ وہ بصرہ میں مزید فوجیں اتارنا چاہتی ہے۔ مگر حکومت عراق نے جواب دیا ہے کہ جب تک پہلی داخل شدہ فوجیں نکل نہ جائیں نئی فوجوں کو داخلہ کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ عراق کی فوجیں نقل و حرکت کرنے لگی ہیں۔ اور برٹش گورنمنٹ نے اسے خبردار اور انتباہ کیا ہے کہ ان فوجوں کو جلد از جلد ہٹا دیا جائے۔ برطانی سفیر نے وزیر اعظم کو ایک نوٹ دیا ہے کہ اگر معاہدہ کو قائم نہ رکھا گیا تو فوجی کارروائی کی جائے گی۔

لنڈن یکم مئی۔ جرمنی کا ایک وفد جس میں وزارت خارجہ کا ایک اعلیٰ افسر شامل ہے۔ ایران جا رہا ہے۔ جہاں وہ عراق میں برطانی فوجوں کے داخلہ سے پیدا شدہ صورت حالات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریگا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جرمن سیاحوں کے بھیس میں بکثرت شام پہنچ رہے ہیں۔

لنڈن یکم مئی۔ یونان سے واپسی پر برطانی فوجیں جو ٹینک۔ مسلح کاریں۔ اور بھاری توپیں وغیرہ نہیں لا سکیں۔ انہیں تباہ کر دیا گیا ہے۔ تا دشمن بھی فائدہ نہ اٹھا سکے۔

لاہور یکم مئی۔ سیلز ٹیکس کے خلاف بیوپاریوں نے آج سے ہڑتال شروع کر دی تھی۔ حکومت پنجاب نے نے اعلان کیا ہے کہ ٹیکس یکم اکتوبر تک وصول نہیں کیا جائے گا۔ کتب فروش۔ دودھ دہی فروش۔ حلوائی اور میوہ فروش اس سے مستثنیٰ کر دئے گئے ہیں۔ ۳ مئی کو بیوپاریوں کی میٹنگ بلائی گئی ہے۔ جو آخری فیصلہ کرے گی۔ اور اس وقت تک ہڑتال جاری رہیگی

لنڈن یکم مئی۔ آج کل جرمن درپردہ سرگرمیوں کا مرکز جزائر ڈوڈیکانیز ہیں۔ جو ترکی کے قریب ہیں معلوم ہوا ہے کہ جرمنی کا تجارتی بیڑہ جو بحیرہ اسود میں تھا۔ اور جس میں بڑے بڑے جہاز ہیں۔ بحیرہ ایجین میں لایا جا رہا ہے۔ تا مقبوضہ جزائر سے سلسلہ تجارت قائم رہے۔ اس بیڑہ پر اب مکمل جرمن کنٹرول ہے۔

لنڈن ۲ مئی۔ طبرق کے بارہ میں کوئی تازہ خبر موصول نہیں ہوئی۔

قاہرہ ۲ مئی۔ مڈل ایسٹ کی برطانی فوجوں کے ڈپٹی کمانڈر انچیف نے آسٹریلیا کے وزیر جنگ کو ایک مکتوب میں لکھا ہے۔ کہ ہم ۴۵ ہزار کے قریب فوج یونان سے واپس لے آئے ہیں۔ تین ہزار سپاہی جن میں آسٹریلین بھی تھے۔ ساحل سمندر کے پاس دشمن کے نرغہ میں آ گئے تھے۔ جنہیں وہیں چھوڑنا پڑا۔ ابھی یہ معلوم نہیں کہ کتنے زخمی یونان کے ہسپتالوں میں ہیں ان کا کیا انجام ہوا۔ اس میں شبہ نہیں کہ برطانی فوجیں ہر لحاظ سے دشمن کی فوجوں سے بڑھ کر تھیں۔ مگر تعداد میں ان سے بہت کم تھیں۔ نیز ان کے پاس سامان بھی زیادہ تھا۔ آسٹریلیا کے وزیر جنگ نے ایک بیان میں اس امر پر اظہار اطمینان کیا ہے۔ کہ یونان سے واپسی کے وقت ہمارے بہت کم سپاہی کام آئے ہیں۔

شملہ ۲ مئی۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ جہاز یوٹینا جو فروری میں ہندوستان سے برطانیہ روانہ ہوا تھا۔ اسے دشمن نے ڈبو دیا ہے اس کے ۱۹ مسافر بچا لئے گئے۔ ۱۴ فوجیوں میں سے ۹ بچائے جا سکے۔ اور اگر کوئی بچ نکلے۔ تو ان کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔

بمبئی ۲ مئی۔ آج جمعہ کے بعد یہاں امن رہا۔ کاروبار جاری ہو چکا ہے۔ کانپور میں بھی لوگ دکانیں کھول رہے ہیں۔

شملہ ۲ مئی۔ حضور وائسرائے ہند آج یہاں پہنچ گئے ہیں۔

لنڈن ۲ مئی۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ انگریزی فوجوں کو یونان سے واپس لانے کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ صحیح طور پر اس کا اندازہ نہیں کہ کس قدر سپاہی لائے گئے ہیں۔ مگر ذمہ دار حلقوں کا اندازہ ہے کہ ۴۱ سے ۴۵ ہزار تک سپاہی لائے گئے۔ پانسو کے قریب رستہ میں ہلاک ہو گئے۔ ذمہ دار حلقوں کا اندازہ ہے کہ یونان میں جرمنی کے تقریباً ۷۵ ہزار سپاہی ہلاک ہوئے ہیں۔

ایتھنز ۲ مئی۔ یونان کی کٹھ پتلی حکومت نے آج حلف وفاداری لینا تھا۔ مگر یونان کے آرچ بشپ نے اس رسم کو ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ نازیوں نے مان لیا ہے کہ انہوں نے یونان کے بڑے پادری اور بڑے بڑے افسروں کو گرفتار کر لیا ہے۔

لنڈن ۲ مئی۔ امریکہ نے یوگوسلاویہ کی امداد کے لئے جو ہوائی جہاز بھیجے تھے۔ وہ ابھی تک پہنچے نہیں ان کے پہنچنے پر اس ملک کا ہوائی بیڑہ دشمن کے خلاف پھر لڑائی جاری کر دیگا کئی سو ہوائی جہاز ملک سے بھاگ کر جا چکے ہوئے ہیں۔ بہت سے سپاہی بھی یہاں سے بھاگ گئے تھے۔ وہ بھی لڑائی جاری رکھیں گے۔ یوگوسلاویہ کی حکومت نے تمام بحری جہازوں کو حکم دیا ہے کہ امریکہ یا برطانیہ کی بندرگاہوں میں پہنچ جائیں۔ اور جرمنوں کی کٹھ پتلی حکومت کا کوئی حکم نہ مانیں۔

دہلی ۲ مئی۔ ہندوستان کے مزدوروں نے ایک ریزولیوشن میں یہ اعلان کیا ہے۔ کہ ہم برطانیہ اور امریکہ کے مزدوروں کے ساتھ ہیں۔

انقرہ ۲ مئی۔ پریذیڈنٹ انونو آج چھ روز کے بعد واپس استنبول پہنچ گئے۔ اب بتایا گیا ہے کہ آپ اناطولیہ کے علاقہ میں دورہ کے لئے گئے ہوئے تھے۔

لنڈن ۲ مئی۔ ذمہ دار حلقوں کا بیان ہے کہ عراق اور برطانیہ میں کشیدگی بڑھ رہی ہے۔ عراق گورنمنٹ نے حبانیہ میں برطانیہ کے ہوائی اڈہ کے پاس بہت سی فوج اکٹھی کر دی ہے اور برطانیہ کے کہنے کے باوجود اسے وہاں سے ہٹایا نہیں گیا۔

لنڈن ۲ مئی۔ ایران کے سفیر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ روس اور ایران میں پہلے کی طرح میل جول اور دوستانہ تعلقات ہیں۔

لنڈن ۲ مئی۔ برطانی طیاروں نے کل دن اور رات کے وقت جرمنی اور جرمنی کے مقبوضات پر شدید حملے کئے۔ ہالینڈ میں ہوائی کشتیوں کی ایک چھاؤنی پر سخت بمباری کی گئی تیل کے گوداموں پر بھی حملے کئے گئے۔ بریسٹ کی گودیوں میں بھی جرمن جہازوں پر شدید بمباری کی گئی۔ ان حملوں کے بعد ہمارا ایک جہاز واپس نہیں آ سکا۔

برلن ۲ مئی۔ جرمنی نے مان لیا ہے کہ جرمن فوجیں فن لینڈ میں اتری ہیں۔ مگر ان کی تعداد بارہ ہزار نہیں۔ یہ فوجیں ناروے جائیں گی۔ اس رستہ سے جانا تو اس لئے ہے کہ یا جرمنی یا روس کو مرعوب کرنا چاہتا ہے۔ اور یا پھر اس وجہ سے کہ سمندر کے رستے جانے سے وہ ڈرتا ہے۔

لنڈن ۲ مئی۔ برطانی وزارت میں بعض تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ لارڈ بیوربروک جو طیارہ سازی کے وزیر تھے۔ اور گذشتہ اگست سے جنگی وزارت میں شامل تھے۔ اب کسی محکمہ کے انچارج نہیں ہونگے۔ بلکہ اپنی پوری توجہ جنگی معاملات پر مرکوز کریں گے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی